© rasailojaraid.com

جب پی چکا خوب جام پر جام
اُمڈا دریائے شرم اک بار
لعنت کرتا ہے اپنے اوپر
کمبخت شراب تونے مارا
برباد کیا مرا بھرا گھر
ذلت۔ رسوائی اور خواری
سب مجھکو ملی تری بدولت
بے گور وکفن وہاں ہے مُردا
کس منہ سے مَیں جاؤں ہائے گھر میں
صورت اُس کو مَیں کیا دکھاؤں؟
یہ کہکے اُٹھا وہ جی سے بیزار
گرتا پڑتا چلا بمشکل۔
دریا کے قریب جب وہ آیا
پھر کرکے وضو نماز پڑھ کر
یارب یہ شراب بند کر دے
پھٹکے نہ شراب کا دیا جائے
بستی سے دوکانیں بھی اُٹھا دیں
کم عمر کو دی نہ جائے سیندھی
توبہ کرتا ہوں مے سے مَیں اب
یہ کرکے دعا اُٹھا وہ ناشاد
کودا دریا میں پھر وہ ناکام
کودا ایسا کہ پھر نہ اُبھرا
اللہ بچاوے اس بلا سے
ثابت ہُوا اس کرے کا انجام
آئے نظر اُس کو اپنے کردا
کہتا تھا یہ دل میں اپنے رو کر
سر پر ترے خون ہے ہمارا
فاقوں سے ہوئے یہ طفل جانبر
بکبت۔ افلاس۔ دلفگاری
حیوان سے بدتر اب ہے حالت
پیتا ہوں یہاں شراب بیٹھا
ہوں خوار مَیں اپنی ہی نظر میں
بہتر ہے کہ مَیں بھی مر ہی جاؤں"
گرتا تھا قدم قدم پہ ہر بار
آخر ہوئی طے بقا کی منزل
کپڑوں کو اُتار کر نہایا
مانگی یہ دعا خدا کے آگے
محصول ہزار چند کر دے
نذرانہ نہ اب سے کچھ لیا جائے
میخانوں پہ پاسباں بٹھا دیں
برباد نہ عمر ہو کسی کی
تو بخش گناہ میرے یارب"
تھی آہ لبوں پہ اور فریاد
میخوار کا خودکشی ہے انجام
پینے کا یہی تو ہے نتیجا!
کر تو یہ دعا محبّ خدا سے

تُرکِ اسلام شیرِ پنجاب کی ایک سچّی پیشگوئی

معزز ناظرین! جب عبدالغفور نے اپنی جہالت سے خلعت اسلام کو اُتار کر جامہ آریہ زیب تن کرکے لیکچر ترک اسلام میں اسلام و قرآن کی نسبت اپنے گندہ و ناپاک خیالات شائع کئے تھے۔ اُسوقت اس مجموعہ خرافات ترک اسلام کا سب سے پہلا جواب شیر اسلام کے قلم سے تُرک اسلام شائع ہوا تھا۔ اُس کے دیباچہ میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے علماء زمانہ کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے بڑے زوردار الفاظ میں ایک پیشگوئی کی تھی جو درج ذیل ہے:۔

"اب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ ہماری علماء کرام اس خواب شیریں سے بیدار ہوکر شیر کی طرح بھبکینگے پھر تو کیا ہے فتح و نصرت ساتھ" (ترک اسلام ص)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوگئی وہ علماء جو ابھی چندروز پیشتر خواب شیریں میں پڑے سو رہے تھے ایکدم بیدار ہوگئے وہ حضرات اہل اسلام جو مناظرہ و مباحثہ کو حقارت سے دیکھتے تھے آج سر تسلیم خم کرکے بتلا رہے ہیں کہ بیشک ضرورت ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج علمائے اسلام ہر طرف سے مخالفین پر حملہ کر رہے ہیں۔ ڈیگ ریاست بھرتپور کے واقعات ناظرین پر پوشیدہ نہونگے کس طرح علماء اسلام کے ڈیپوٹیشن نے اچانک پہونچکر عین وقت پر حملہ کرکے نومسلم راجپوتوں کو آریوں کے پنجہ سے نکال لیا۔ کیا اب بھی کوئی علماء کی بیداری اور مولانا کی پیشگوئی کی صداقت میں شک کریگا؟ ملک کے ہر صوبہ سے آواز آرہی ہے کہ اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کا وقت ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ انجمن واعظین مقرر کرو کوئی کہتا ہے کہ انجمن اعلائے کلمۃ الحق قائم کرو۔ غرضکہ بیداری کے آثار عام طور پر نمایاں اور آشکار ہیں دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام کا قیام اور اُسکی طرف سے واعظین کا تقرر۔ انجمن تبلیغ الاسلام علی گڈھ کیطرف سے علماء کا تقرر۔ مدرسہ دیوبند میں انجمن الارشاد کا قیام۔ کانپور میں مدرسہ الٰہیات کا اجرا بھی علماء کی بیداری اور پیشگوئی کی صداقت پر دلیل ہے۔ مولانا عبدالحق کی توجہ سے مسافر آگرہ کی ہیڈ کوارٹر آگرہ پر حملہ کرکے علماء کرام نے کیسی کچھ فتح و نصرت حاصل کرکے پیشگوئی کی صداقت کو ظاہر کیا۔ مولانا آپکی پیشگوئی پوری ہوئی مبارک ہو۔ (ابوالفاروق احمداللہ از دہلی)

© rasailojaraid.com